

درس نظامی اور اسکے بعد ندوۃ العلماء، مسلم یونیورسٹی کے نصاب و نظام پر عالمانہ اور مفکرانہ تبصرہ کیا ہے اور اپنی تجویز و رائے پیش کر کے دانشوروں و علماء کو اس پر غور کرنے اور حالات و زمانہ کے پیش نظر تعلیمی نظام پر نظر ثانی اور تربیت جدید کیلئے دعوت دی ہے الخ۔

پیش نظر کتاب ہمارا نصاب تعلیم کیا ہوا اسی موضوع پر ایک مکمل و جامع تاریخ بھی ہے۔ اور لائحہ عمل اور مجوزہ نصاب بھی کتاب میں مسلمانوں کے نظام تعلیم کا قرآن مجید و حدیث شریف اور علماء و ماہرین تعلیم کے بیانات و تجویز کی روشنی میں ایک مکمل جامع اور قابل عمل نصاب تعلیم کا نقشہ ہے۔ کتاب دوسو صفحات پر مشتمل ہے۔ اور پوری کتاب میں ذیلی عنوانات کے ساتھ قرن اول سے لے کر دور حاضر تک کے نصاب کا تنقیدی و معروضی جائزہ و تجزیہ ہے۔ زبان صاف ستھری پاکیزہ و شگفتہ ہے کہیں بھی کوئی پیچیدگی اور الجھاؤ نہیں، اور بقول جناب مولانا نور عالم خلیل امینی استاذ ادب عربی و رئیس التحریر الداعی عربی دارالعلوم دیوبند بہر صورت مدارس کے نصاب پر غور و خوض کے حوالے سے یہ کتاب ایک معتبر آواز ہے جس کو سننے کی ضرورت ہے یقین ہے کہ بے شمار لوگ اس کو سنیں گے اور غور کے بعد دل اور عقل کے فتویٰ کی روشنی میں سمت سفر طے کریں گے۔..... مجلس نشریات اسلام کراچی کے مولانا فضل ربی ندوی صاحب نے انتہائی اہتمام کے ساتھ اس کتاب کی خوبصورت طباعت کروائی ہے اور اس میں ان کا حسن ذوق جھلکتا ہے۔

ماہنامہ ”القاسم“ خالق آباد نوشہرہ خصوصی اشاعت: علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ

مؤلف و مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی ضخامت: ۲۵۲ صفحات قیمت: درج نہیں

ناشر اور ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ، براج پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

علامہ سید سلیمان ندویؒ برصغیر کے ان نوابی رجال اور ان فقید المثال شخصیات میں سے ہیں۔ جن پر نہ صرف برصغیر بلکہ تمام عالم اسلام کو ناز ہے۔ آپ کی ہشت پہلو شخصیت جامع الکملات ہے، علمی، تحقیقی ادبی تاریخی تنقیدی اور شعری دنیا میں آپ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں۔ اور پھر جب حضرت حکیم الامتہ مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے حلقہ ارادت میں آئے تو آپ کی دنیا ہی بدل گئی۔ چنانچہ مولانا عبدالباری ندوی رحمہ اللہ کو تحریر فرماتے ہیں ”دس بارہ برس سے جو چیز نظری طور پر سمجھ میں نہ آتی تھی وہ عملاً سمجھ میں آ گئی اور اب تلافی مافات میں مصروف ہوں لعل اللہ ریزنی صلاحا (اور) اب نہ دارالمصنفین سے دلچسپی ہے نہ ندوہ سے نہ علمی مقالات و تصنیفات سے۔ چونکہ میری روزی قلم سے وابستہ ہے اور گھر میں اثاثہ بھی نہیں۔ اس لئے ناچار پڑا پھرتا ہوں۔ خدا ہمت دے کہ ترک تعلق کر سکوں

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہندوستان و بیرون ہند کی سیاحت اور ممالک اسلامیہ میں سیر و سیاحت کی ہے اور میں نے ہندوستان و بیرون ہند کی سیاحت اور ممالک اسلامیہ میں سیر و سیاحت کی ہے اور میں نے ہندوستان و بیرون ہند کی سیاحت اور ممالک اسلامیہ میں سیر و سیاحت کی ہے

اور متنوع الزوق نہیں دیکھا۔ یہاں پر بریکٹیل تذکرہ اتنا اور عرض کردوں کہ عام طور پر لوگ سید صاحب کو مؤرخ یا ادیب کی حیثیت سے جانتے ہیں خصوصاً علماء کے قدیم حلقہ میں ان کا تعارف اسی سلسلے سے ہے لیکن مجھے سید صاحب کی علمی محبتوں اور ذاتی استفادہ سے معلوم ہوا کہ ان کا امتیازی مضمون قرآن مجید اور علم کلام ہے۔ میں نے معاصر علماء میں کسی شخص کا مطالعہ قرآن مجید اور علوم قرآن کا اتنا وسیع اور گہرا نہیں پایا، علم کلام اور عقائد پر سید صاحب کی نظر بہت عمیق اور وسیع تھی اور ان کو علم کلام سلف کے اصول اور کتاب و سنت کی روشنی میں عصر حاضر کے ذہن اور روح کے مطابق پیش کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی علمی ادبی اور تحقیقی تصنیفات جو کہ ایک دنیا سے خراج تحسین پا چکی ہیں اور ایک عالم اس کی معنویت اور اسلوب نگارش کا اسیر و گرویدہ ہے۔ اور نامور و مشاہیر مشائخ و علماء کرام اور اہل قلم و دانشوران ملت ان کی قصیدہ خوانی کی۔ بلاشبہ ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جس پر علمی دنیا ناز کرے گی۔ اور ان تصنیفات میں ہر تصنیف بجائے خود علوم و معارف کا ایک دریائے ناپید کنارا اور بحر زخار ہے۔ نومبر ۱۹۵۳ء کو عالم اسلام کا یہ جلیل القدر اور تبرع عالم رسول اکرم ﷺ کا سیرت نگار گونا گوں اور بولقموں صفات کا حامل و اصل بحق ہوئے اور کراچی میں آسودہ خواب ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد ”معارف“ نے ان کے کمالات اور عبقری شخصیت کے اعتراف کے طور پر ایک عظیم علمی اور تاریخی دستاویز سید سلیمان نمبر نکالا۔ جو کہ انتہائی معلومات افزا ہے علاوہ ازیں آپ کی شخصیت اور کارہائے نمایاں پر ہزاروں صفحات پر کتابیں اور مقالہ جات و مضامین مختلف رسائل و جرائد میں موجود ہیں۔ زیر تبصرہ خصوصی اشاعت بھی اس سلسلہ کی ایک انتہائی قیمتی اور علمی کڑی ہے۔ جو استاد محترم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی کی شانہ روز محنت و کوشش سے منظر عام پر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصنیف و تالیف اور مختلف النوع کتابوں اور خصوصی نمبرات کی اشاعت کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے اس عظیم اور تاریخی کارنامہ انجام دینے کا بیڑہ اٹایا اور اس میں وہ مکمل طور پر کامیاب ہیں۔ چنانچہ اپنے واقعہ نقش آغاز میں لکھتے ہیں ”یہی وجہ ہے کہ حضرت سید صاحب کے مدارج عالیہ اور کمالات روحانیہ پر قلم اٹھانا اور انہیں دائرہ تحریر میں لانا ایک مشکل اور دشوار تر عمل ہے تاہم خدا داد کمالات و خصوصیات کے وہ ظاہری اور نمایاں پہلو اور سراپا علم و عمل کے وہ اعلیٰ اور قیمتی نمونے جو آپ کی تادیرہ روزگار شخصیت میں ظاہر کی آنکھ سے محسوس کئے جاتے تھے وہ واضح اور نمایاں نظر آتے تھے اور جو کردار و عمل بندگان خدا کی زندگیوں میں ایک صالح دینی انقلاب برپا کرنے کا باعث بنا ان کو یکجا کرنے کا محاذ پیش کرنا اگرچہ مشکل ضرور تھا مگر ناممکن نہیں اس لئے اللہ کی ذات عالیہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ کی کتاب زندگی کے کمالات و خصوصیات اخلاق و صفات اور عادات معمولات کو اس خصوصی نمبر میں یکجا کر کے پیش قارئین کیا جاتا ہے“

یہ خصوصی نمبر اور تاریخی دستاویز ہر لحاظ سے بہت شاندار اور بہترین ہے البتہ اگر کاغذ میں مزید عمدگی کا لحاظ کیا جاتا تو اس سے دونوں طبقے اصحاب علوم و ادب اور قارئین کا دل بہتر ہو جاتا۔